اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کا دیدار عقلاً ممکن ہے - اس عقیدے پر عقلی دلائل بھی موجود ہیں ، قرآن پاک کی کثیر آیات اور احادیث طیبہ سے بھی یہ عقیدہ ثابت ہے ، یہی صحابہ کرام کا متفقہ عقیدہ ہے اور اسی پر تمام اہلسنت کا اجماع ہے ، اور اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ آخرت میں مسلمانوں کو اللہ تعالٰی کا دیدار نصیب ہوگا ، باقی رہا کہ دنیا میں اس کا وقوع ہوا ہے یا نہیں تو اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا کے اندر جاگتی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور خواب میں دیگر انبیا ، اولیا و صالحین کو بھی ہوا ہے

دیدار الٰہی کے ممکن ہونے پر عقلی دلائل :

(1) جوہر (مثلاّ کسی بھی جسم کے طول و عرض) کو بھی دیکھا جا سکتا ہے اور اعراض (مثلاً رنگ ، روشنی وغیرہ) کو بھی دیکھا جا سکتا ہے - عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی ایسی علت ہونی چاہیے جو دونوں میں مشترک ہو کیونکہ ایک جیسے احکام کی مختلف علتیں ہونا عقلاً " ناممکن" ہے اور جوہر اور عرض دونوں میں "وجود" مشترک ہے ، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو ذات " موجود " ہوگی اسے دیکھنا عقلاً درست ہوگا اور اللہ تعالٰی بھی " موجود " ہے
لہذا اللہ تعالٰی کو بھی دیکھنا عقلاً درست ہے

» امام اشعری رحمہ اللّٰہ (متوفی 324)
الابانۃ عن اصول الدیانۃ میں فرماتے ہیں :
آنکھوں سے اللّٰہ تعالٰی کی رؤیت کے دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالٰی موجود ہے تو ممکن ہے کہ اللّٰہ تعالٰی ہمیں اپنے دیدار سے مشرف فرمادے ، کیونکہ جس کو دیکھنا ممکن نہیں ہوتا ، وہ معدوم ہوتا ہے تو جب

اللہ تعالٰی کا موجود ہونا ثابت ہے تو یہ محال نہیں ہے کہ وہ ہمیں اپنی رؤیت سے مشرف فرمادے (الابانۃ عن اصول ، ص 51، 52)

(2) عقلی اصول یہ ہے کہ جو ذات اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی وہ اشیا کو بھی نہیں دیکھ سکتی ہے اور جو ذات اپنے آپ کو دیکھ سکتی ہے ،
دوسروں کا بھی اسے دیکھنا ممکن ہوتا ہے - جب یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالٰی اشیا کو دیکھتا ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰی خود اپنی ذات کو بھی دیکھ سکتا ہے اور جب اللہ تعالٰی خود اپنی ذات کو دیکھ سکتا ہے تو ثابت ہوا کہ ہمارا اس ذات کے دیدار سے مشرف ہونا بھی عقلاً ممکن ہے -

المعتقد المنتقد میں علامہ فضل الرسول بدایونی رحمہ اللہ (متوفی 1289) فرماتے ہیں :
ہمارے ہاں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالٰی اپنی مقدس ذات کو دیکھتا ہے۔ (المعتقد المنتقد 136)

امام اشعری رحمہ اللہ (متوفی 324ھ) الابانۃ عن اصول الدیانۃ میں فرماتے ہیں :
جاگتی آنکھوں سے اللہ تعالٰی کی رؤیت کے دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالٰی اشیا کو دیکھتا ہے ، جب یہ بات ثابت ہے تو اصول یہ ہے کہ جو ذات اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی وہ اشیا کو بھی نہیں دیکھ سکتی اور جو ذات خود اپنے آپ کو دیکھ سکتی ہے ، دوسروں کا بھی اسے دیکھنا ممکن ہوتا ہے۔ اس اصول کی روشنی میں جب یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالٰی اشیا کو دیکھتا ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰی خود اپنی ذات کو بھی دیکھ سکتا ہے اور جب اللہ تعالٰی خود اپنی ذات کو دیکھ سکتا ہے تو ثابت ہوا کہ ہمارا اس ذات کے دیدار سے مشرف ہونا بھی عقلاً ممکن ہے۔
(الابانۃ عن اصول الدیانۃ ، ص 52)

(3) اگر عقل کو بلکل خالی چھوڑ دیا جائے اور کوئی دلیل پیش نہ کی جائے ، تو عقل خود بھی رؤیت باری تعالٰی کو ممکن سمجھتی ہے اور اس کے

محال ہونے کا حکم نہیں لگاتی۔ اگر رؤیت باری تعالٰی عقلاً محال ہوتی تو اسے کسی دلیل کی ضرورت نہ پڑتی اور عقل اصلاً رؤیت باری تعالٰی کے ممکن ہونے کا انکار کرتی ، کیونکہ اصل اللہ تعالٰی کے علاؤہ ہر چیز کا نہ ہونا ہے۔

علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
اگر عقل کو بلکل خالی چھوڑ دیا جائے تو جب تک رؤیت باری تعالٰی کے محال ہونے پر کوئی دلیل پیش نہ کی جائے اس وقت تک عقل رؤیت باری تعالٰی کے محال ہونے کا حکم نہیں لگاتی جبکہ اصل (اللہ تعالٰی کے علاؤہ ہر چیز کا) عدم ہونا ہے۔
(شرح عقائد النسفیہ ، ص 263)

(4) رؤیت کے لئے جسے دیکھا جا رہا ہے اس کا جسم ، جہت اور رنگ والا ہونا ضروری و مشروط نہیں ہے ، بلکہ رؤیت اللہ تعالٰی کی تخلیق ہے (کہ وہ جس کے لئے چاہے ، جتنی چاہے ، تخلیق فرمادے)
اسی لئے یہ بات عقلاً ممکن ہے کہ چین میں بیٹھا شخص مغرب میں واقع اندلس میں مچھر کو اڑتا ہوا دیکھ لے ، ہاں عادت الٰہیہ یہی جاری ہے کہ اللہ تعالٰی اسباب مذکورہ کے تحت ہی رؤیت کو تخلیق فرماتا ہے اور ان اسباب کے نہ ہونے پر تخلیق نہیں فرماتا ، لیکن ممکن ہے کہ وہ جس کے لئے چاہے خارق عادت تخلیق فرمادے ، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیچھے بھی ایسے دیکھتے تھے جیسے آگے دیکھتے تھے۔
(شرح عقائد النسفیہ ص 272)

(5) رؤیت کے لئے جسے دیکھا جا رہا ہے اس کا جہت اور رنگ والا ہونا ضروری و مشروط تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ بات ممکن ہے کہ یہ شرائط فقط دنیاوی معاملات میں ہوں یا جوہر اور اعراض کے دیکھنے کے متعلق ہوں اور اخروی معاملات اور اللہ تعالٰی کی رؤیت میں شرائط نہ ہوں۔
(النبراس شرح عقائد النسفیہ ، ص 272)

لہذا اس سے کسی بھی طرح اللّٰہ تعالٰی کی رؤیت عقلاً محال ثابت نہیں ہوتی۔

دیدار الٰہی کے ممکن ہونے پر شرعی دلائل :

(6) قرآن مجید میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللّٰہ تعالٰی سے دیدار کا سوال کیا۔ اگر اللّٰہ تعالٰی کا دیدار عقلاً ممکن نہ ہوتا ، تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کبھی بھی اللّٰہ تعالٰی سے اس کی درخواست نہ کرتے ؛ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللّٰہ تعالٰی کے نبی اور کلیم ہیں ، لہٰذا یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ کو یہ تک معلوم نہ ہو کہ اللّٰہ تعالٰی کے حق میں کیا عقائد رکھنا ضروری ہیں اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ آپ علیہ السلام کو معلوم تھا کہ اللّٰہ تعالٰی کا دیدار ناممکن و محال ہے پھر بھی عرض کی ، کیوں کہ ناممکن کی درخواست کرنا عبث و کم عقلی ہے اور انبیائے کرام اس سے پاک ہیں ، اللّٰہ تعالٰی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗۙ-قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَؕ

ترجمه : اور جب موسیٰ ہمارے وعدے کے وقت پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا،تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں ۔

(پارہ 9 ، سورہ الاعراف ، آیت نمبر : 143)

کتاب المواقف میں علامه عضد الدین ایجی رحمه اللّٰہ (متوفی 756 ھ) فرماتے ہیں : حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے رؤیت کا سوال کیا۔ اگر رؤیت ناممکن ہوتی تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہرگز اس کا سوال نہ کرتے کیونکہ یا تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالٰی کی رؤیت کے ناممکن ہونے کا معلوم ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اگر معلوم مانیں (کہ اللّٰہ تعالٰی کی رؤیت ممکن) تو ایک عاقل شخص بھی ناممکن چیز کا سوال نہیں کرتا ،

کہ یہ ایک فالتو کام ہے (چہ جائیکہ ایک جلیل القدر نبی سے اس کا تصور کیا جائے) اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم نہ ہو (کہ اللہ تعالٰی کی رؤیت عقلاً ممکن نہیں) تو ایسا شخص جس کو یہ تک معلوم نہ ہو کہ اللہ تعالٰی کے حق میں کیا بات ممکن ہے اور کیا بات ناممکن ہے ، وہ نبی کلیم نہیں ہوسکتا (کتاب المواقف ، جلد 3 ، صفحہ 158)

شرح عقیدہ الطحاویہ میں ہے : اللہ تعالٰی کے کلیم ، رسول کریم اور اپنے زمانے کے سب سے زیادہ اللہ تعالٰی کی معرفت رکھنے والے کے بارے میں ایسا گمان نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اللہ تعالٰی سے اس بات کا سوال کریں جو اللہ تعالٰی کے حق میں ممکن نہ ہو (شرح عقیدہ الطحاویہ ص 156)

(7) اللہ تعالٰی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَؕ-قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ

ترجمہ : تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں ۔ (اللہ نے) فرمایا: تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا

(پارہ 9 ، سورہ الاعراف ، آیت نمبر: 143)

اس آیت کے تحت مفاتیح الغیب میں امام رازی رحمہ اللہ (متوفی 606 ھ) فرماتے ہیں :
اللہ تعالٰی کی رؤیت ممکن ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالٰی کو دیکھنا ممکن نہ ہوتا تو جواباً ,, مجھے دیکھا نہیں جاسکتا ،، کہا جاتا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں پتھر ہو اور اسے دوسرا آدمی کہے : ,, یہ مجھے دو ،، میں اسے کھاؤں گا۔ ,, تو اسے وہ جواب دے گا : ,, یہ کھایا نہیں جاسکتا ،، یہ جواب نہیں دے گا : ,, تو اسے نہیں کھا سکتا

،، اور اگر اس شخص کے ہاتھ میں پتھر کے بجائے سیب ہو تو اسے جواب دیا جائے گا : ,, تو اسے نہیں کھا سکتا ،، یعنی اسے کھایا جا سکتا ہے لیکن تو نہیں کھا سکتا۔ تو اللّٰہ تعالٰی کے ,, مجھے دیکھا نہیں جاسکتا ،، کے بجائے ,, تو مجھے نہیں دیکھ سکتا ،، فرمانے سے پتا چل گیا کہ اللّٰہ تعالٰی کا یہ جواب اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ فی نفسہٖ اللّٰہ تعالٰی کو دیکھنا ممکن ہے۔
(التفسیر الکبیر للرازی ، جلد 14 ، ص 355)

احادیث طیبہ سے دلائل :

(1) ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنه سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم ! کیا ہم اللّٰہ عزوجل کو قیامت میں دیکھیں گے ؟ فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تکلف ہوتا ہے ؟ عرض کی نہیں ، کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں تکلف ہوتا ہے ، جس کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں ؟ عرض کی نہیں ، فرمایا تم اسے (یعنی اللّٰہ) بھی اس طرح دیکھو گے۔

(صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، جزء 1 ، ص 163)

(2) ابو سعید خدری رضی اللّٰہ عنه سے اسی معنی کے ساتھ مروی ہے اور لفظ یہ ہیں کہ ,, تم قیامت کے دن اللّٰہ عزوجل کا دیدار بلا تکلف کروگے ، جس طرح ایک دوسرے کو بلا تکلف دیکھتے ہو۔

(صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، جزء 1 ، ص 167)

(3) جریر بن عبداللّٰہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ,, تم اپنے رب کو بلاشک و شبہ دیکھو گے ،،
اور ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللّٰہ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے چاند کی طرف نظر رحمت کی اور فرمایا ,, تم اپنے رب کو اسی طرح

دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو ، کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی شک نہیں ،،۔
(صحیح مسلم ، جزء 1 ، ص 439)

دیدار الٰہی کے عقلاً ممکن ہونے پر اجماع :

رؤیت باری تعالٰی کے عقلاً ممکن ہونے پر صحابہ کرام اور ان کے بعد تمام اہلسنت کا اجماع ہے۔
حضرت امام ابو زکریا محی الدین النووی رحمه اللّٰه فرماتے ہیں :

جان لو کہ اہلسنت کا اجماعی مذہب یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کا دیدار ممکن ہے ، محال عقلی نہیں ہے۔
اور اسی طرح اہلسنت کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ آخرت میں اللّٰہ تعالٰی کا دیدار ہوگا اور مؤمنین اللّٰہ تعالٰی کا دیدار کریں گے ، نہ کہ کافر۔ تحقیق قرآن و سنت اور صحابه کرام اور ان کے بعد کے اسلافِ امت علیہم الرضوان کے اجماع کے دلائل ، آخرت میں مؤمنین کے لیے اللّٰہ تعالٰی کے دیدار کے اثبات پر ظاہر ہیں۔ اور تقریباً بیس صحابه کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم سے اسے روایت کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات اس بارے میں مشہور ہیں۔
(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج ، ج 3 ، ص 15)

شرح عقیده طحاویه میں ہے : اللّٰہ تعالٰی کی رؤیت کے ثبوت کے متعلق صحابہ ، تابعین ، مشہور ائمه اسلام ، محدثین اور اہلسنت و جماعت کہلانے والے تمام متکلمین متفق ہیں۔ رؤیت باری تعالٰی کا مسئله اصول دین کے اشرف و اجل مسائل میں سے ایک ہے۔
(شرح عقیده الطحاویه ، ص 153)

آخرت میں مؤمنین کو رب العالمین کا دیدار نصیب ہوگا :

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ مومنین کو آخرت میں اللہ تعالٰی کا دیدار ہوگا۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث ، اجماع صحابہ اور بزرگان دین کے کثیر دلائل سے ثابت ہے۔

(1) اللہ عزوجل کا فرمان :

وُجُوْہٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ(22)اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ(23)

ترجمه کنز العرفان

کچھ چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے۔اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔

(پارہ 29، سورہ القیامہ ، آیت نمبر : 22 ، 23)

اس آیت کی تفسیر بمعنی رؤیت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی۔

ابن عمرو رضی اللہ عنه سے مرفوعاً مروی ہے کہ ,, اہل جنت میں سب سے کم درجه اس کا ہوگا جو اپنی جنت ، ازواج ، نعمتوں ، اور خادمین کو ہزار سال دیکھے گا اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سب سے زیادہ اکرام والا وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ عزوجل کا دیدار کرے گا پھر آپ نے یہ تلاوت فرمائی۔
(سنن الترمذی ، جزء 4 ، ص 269)

(2) فرمان رب العزت ہے :
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِیَادَةٌؕ-

ترجمہ: بھلائی کرنے والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ ہے
(پارہ 11، سورہ یونس ، آیت 26)

جمہور کے نزدیک ,, الحسنٰی ،، سے مراد جنت ہے اور ,, زیادۃ ،، سے مراد رؤیت باری تعالٰی ہے۔
(ماخوذ از : مرام الکلام ص 88 ، 89 ملخصاً)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کیا ہم اللہ عزوجل کو قیامت میں دیکھیں گے ؟ فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تکلف ہوتا ہے ؟ عرض کی نہیں ، کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں تکلف ہوتا ہے ، جس کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں ؟ عرض کی نہیں ، فرمایا تم اسے بھی اس طرح دیکھو گے۔
(صحیح مسلم ، ج 4 ، ص 163)

منح الروض الازہر میں ہے : آخرت میں مؤمنون کو رب العالمین کا دیدار نصیب ہوگا اور مؤمنین جنت میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالٰی کا دیدار کریں گے۔
(منح الروض الازہر ، ص 148 ، 149)

امام عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ (متوفی 600 ھ) لکھتے ہیں :
اہل حق اور اہل توحید و صدق اس بات پر متفق و مجتمع ہیں کہ اللہ تعالٰی کا آخرت میں دیدار ہوگا۔
(عقیدۃ الحافظ عبدالغنی المقدسی ، ص 58)

عورتوں کو بھی رب عزوجل کا دیدار نصیب ہوگا :

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مؤمن کو دیدار الٰہی ہوا کرے گا مرد ہوں یا جنتی

عورتیں ، عورتوں کے متعلق اختلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ انہیں بھی دیدار الٰہی ہوگا۔
(مرآۃ المناجیح ، ج 7 ، ص 517)

دنیا میں اللّٰہ تعالٰی کا دیدار :

اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں اللّٰہ تعالٰی کا دیدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص ہے ، باقی رہا قلبی دیدار یا خواب میں یہ دیگر انبیا علیہم السلام ، بلکہ اولیا کے لئے بھی حاصل ہے۔

دنیا میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم کے علاؤہ کسی کو دیدار الٰہی حاصل ہونا ، جائز نہیں ، اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس کے متعلق شرح مسلم ، نجاح القاری ، فتح الالہ ، مرقاۃ المفاتیح وغیرہ کتب میں ہے کہ : دنیا میں اللّٰہ تعالٰی کا دیدار ممکن ہے ، لیکن متکلمین وغیرہ جمہور علمائے سلف و خلف اس پر ہیں کہ دنیا میں اس کا وقوع نہیں ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح ، جلد 9 ، صفحه 3601)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمه اللّٰہ فرماتے ہیں : مختار قول کے مطابق دنیا میں اللّٰہ پاک کا دیدار ممکن ہے ، لیکن بالاتفاق نبی کریم صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم کے علاؤہ کسی کے لئے واقع نہیں۔
(لمعات التنقیح ، جلد 9 ، ص 136)

رسول اللّٰہ کے دیدار الٰہی پر روایات :

(1) اللّٰہ کے رسول عزوجل و صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم نے ارشاد فرمایا :
" رایت ربی تبارک و تعالٰی"
یعنی میں نے اپنے رب تبارک و تعالٰی کو دیکھا۔
(مسند احمد بن حنبل ، 611/1 ، حدیث: 2580)

(2) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ " رأی محمد ربہ"
یعنی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔
(ترمذی ، 185/5 ، حدیث : 3290)

(3) حضرت حسن بصری رحمہ اللّٰہ ، اللّٰہ تعالٰی کی قسم اٹھا کر فرماتے تھے: " لقد رأی محمد ربہ" یعنی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے اللّٰہ پاک کا دیدار کیا ہے۔
(الشفاء ، 197/1)

(4) حضرت امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں :
" أنّہ رأی اللّٰہ تعالٰی ببصرہ و عینی راسہ"
یعنی کہ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کی آنکھوں سے اللّٰہ تعالٰی کا دیدار کیا۔
(الشفاء ، 198/1)

جو دنیا میں دیدار الٰہی یا ہم کلام ہونے کا دعویٰ کرے :

جو شخص دنیا میں جاگتی آنکھوں سے دیدار الٰہی کا دعویٰ کرے اس کے متعلق منح الروض الازہر اور لمعات التنقیح میں ہے :
امام اردبیلی نے اپنی کتاب ,, الانوار ،، میں فرمایا : اگر کوئی کہے کہ میں نے دنیا میں اللّٰہ تعالٰی کو جاگتی آنکھوں سے دیکھا ، یا اللّٰہ تعالٰی مجھ سے بذات خود کلام کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔
(منح الروض الازہر ، ص 356)

بہار شریعت میں ہے ,, دنیا میں بیداری میں اللّٰہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا ، اس کا جو اپنے لیے یا کسی ولی کے لیے دعوٰی کرے ، وہ کافر ہے۔
(بہار شریعت ، ج 1 ، ص 270)

دنیا میں جاگتی آنکھوں سے پروردگار عزوجل کا دیدار صرف ، صرف سرکار نامدار ، مدینے کے تاجدار صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے۔
لہٰذا اگر کوئی شخص دنیا میں جاگتی حالت میں دیدار الٰہی کا دعوٰی کرے ، اس پر حکم کفر ہے ، جبکہ ایک قول اس کے بارے میں گمراہی کا بھی ہے۔
(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ، ص 288)

خواب میں دیدار الٰہی :

جمہور علما کے نزدیک دنیا میں خواب کی حالت میں دیدار الٰہی ممکن ہے ، ناممکن نہیں ، بلکہ واقع بھی ہے ، جیساکہ بہت سے اسلاف سے منقول ہے۔
(المعتقد المنتقد ، ص 58)

اقوال ملاحظہ فرمائیں:
(1) شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں خواب میں دیدار الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ واقع ہوا بھی ہے ، ہمارے امام اعظم بھی اس نعمت سے مشرف ہوئے ہیں۔
(اشعۃ اللمعات ، ج 4 ، ص 449)

(2) حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں : میں خواب میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوا ، میں نے عرض کی : اے رب ! تیرے نزدیک کونسا عمل افضل ہے جس کے ذریعے مقربین تیرا قرب حاصل کرتے ہیں ؟

ارشاد فرمایا : اے احمد ! وہ میرا پاک کلام (قرآن مجید) ہے۔ میں نے عرض کی : اے رب ! اسے سمجھ کر پڑھے یا بغیر سمجھے پڑھے۔ ارشاد فرمایا : سمجھ کر پڑھے یا بغیر سمجھے۔
(احیاء العلوم ، 364/1)

جاری کردہ .... سہ ماہی سوئے طیبہ .....
جلد 1 ، شمارہ 1
صفحہ 99 تا 106
جولائی تا ستمبر 2024 ء
محرم الحرام تا ربیع الاول 1446 ھ

ابو اسید غلام نبی عطاری سندھی
نزیل کراچی سندھ پاکستان
18 جولائی 2024 ء
رابطہ نمبر : 03256065357
03071846752